مطبوعات

معارف الحدیث جلد سوم | تالیف مولانا محمد منظور نعمانی صاحب۔ شائع کردہ: کتب خانہ الفرقان کچہری روڈ، لکھنؤ۔ قیمت مجلّد: آٹھ روپے۔ غیر مجلّد: سات روپے۔ صفحات ۴۹۲

زیرِ تبصرہ کتاب تفہیم حدیث کے لیے ایک بڑی مبارک اور کامیاب کوشش ہے۔ کتاب کی یہ جلد بھی پہلے دو حصوں کی طرح نہایت عام فہم اور سادہ ہے اور علمی بحثوں سے دامن بچا کر ایک مسلمان کو حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی دعوت دیتی ہے۔

معارف الحدیث کی پہلی جلد میں ایمان اور آخرت سے متعلق اور دوسری میں تزکیۂ قلب و نفس اور اصلاحِ اخلاق سے متعلق احادیث نبوی کو یکجا کیا گیا تھا۔ اب اس تیسری جلد میں طہارت اور نماز کے بارے میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو جمع کیا گیا ہے۔ ان احادیث کو پڑھ کر انسان کے ذہن میں قدرتی طور پر یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے نظامِ عبادات میں جو ہم آہنگی نظر آتی ہے اُس کی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ بیشمار حضرات نے حضور سرورِ دو عالم کو عبادت کرتے ہوئے دیکھا اور اُس کی عملی صورت اُن کے سامنے رہی۔ پھر اللہ کے ان پاکباز بندوں نے اس صورت سے بعد کے آنے والوں کو بڑی دیانتداری کے ساتھ آشنا کیا اور اس طرح نسلاً بعد نسلٍ حضور سرورِ دو عالم کا طریقِ عبادت منتقل ہوتا رہا۔ چنانچہ آج ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم نماز اُسی طریق پر ادا کرتے ہیں جس طریق پر کہ حضور خود ادا فرمایا کرتے تھے۔

فاضل مصنف مشہور حنفی عالم ہیں لیکن انہوں نے اپنے اس فقہی رجحان کے زیرِ اثر آکر

کسی مقام پر بھی حق و انصاف کا دامن نہیں چھوڑا اور بعض امور میں جو اختلاف پایا جاتا ہے اُس کی نوعیت کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ یہ اختلاف حق و باطل کا اختلاف نہیں جس میں مسلمان خواہ مخواہ اپنی صلاحیتیں ضائع کرتے پھریں بلکہ یہ محض تعبیر کا اختلاف ہے جس کے پیچھے ایک ہی جذبہ کارفرما ہے کہ حضورؐ کے اُس فعل کی پیروی کی جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں سب سے زیادہ افضل تھا۔ اس ضمن میں فاضل مصنف کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں:

"نماز میں آمین بالجہر کہی جائے یا بالسر! یہ مسئلہ خواہ مخواہ معرکہ کا مسئلہ بن گیا، حالانکہ کوئی باانصاف صاحبِ علم اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ حدیث کے مستند ذخیرے میں جہر کی روایت بھی موجود ہے اور سر کی بھی، اسی طرح اس سے بھی انکار کی گنجائش نہیں ہے کہ صحابہ اور تابعین دونوں میں آمین بالجہر کہنے والے بھی تھے اور بالسر کہنے والے بھی اور یہ بجائے خود اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طریقے ثابت ہیں اور آپ کے زمانہ میں دونوں طرح عمل ہوا ہے . . . . ائمہ کے درمیان اختلاف صرف افضلیت میں ہے۔ جواز سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے۔"

پھر رفع یدین کی احادیث پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ان سب حدیثوں کو سامنے رکھ کر ہر منصف صاحبِ علم اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول نماز میں رفع یدین کا بھی رہا ہے اور ترکِ رفعِ یدین کا بھی . . . . صحابہ کرام کے درمیان ترجیح و اختیار میں اختلاف اس وجہ سے ہوا ہے کہ ان میں سے بعض نے اپنے غور و فکر، اپنے دینی وجدان و ادراک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات کے مطالعہ و تجربہ کی بنا پر یہ سمجھا کہ نماز میں اصل ترک رفع یدین ہے اور رفع یدین جب ہوا ہے وقتی اور عارضی طور پر

ہوا ہے حضرت ابن مسعودؓ جیسے صحابہ کرام نے یہی سمجھا اور امام ابوحنیفہؒ اور سفیان ثوریؒ وغیرہ ائمہ نے اسی کو اختیار کیا اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر وغیرہ دوسرے بہت سے صحابہ کرام نے اس کے برعکس سمجھا، اور حضرت امام شافعی اور امام احمد وغیرہ نے اس کو اختیار کیا اور بلاشبہ کا یہ اختلاف بھی صرف فضیلت میں ہوا، رفع اور ترک رفع کا جواز سب کے نزدیک مسلّم ہے۔

اللہ تعالیٰ غلو اور نا انصافی سے حفاظت فرمائے اور اتباعِ حق کی توفیق دے"۔

اس کتاب میں نماز کی ساری صورتیں اور اُن کے آداب بیان کیے گئے ہیں اور اس باب میں کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی۔ اس میں مختلف دعائیں بھی درج ہیں۔

یہ کتاب ہر لحاظ سے بڑی مفید اور کارآمد ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو اس نیک اور مقدس کام کو جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق دے۔

کتاب کا معیار طباعت اور کتابت عمدہ ہے۔

تمدنِ یورپ تالیف: جناب ڈاکٹر احسان محمد خاں، ایم، اے، پی، ایچ۔ڈی۔ ملنے کا پتہ: مشتاق بک ڈپو، شیلڈن روڈ، نزد اردو کالج کراچی۔ قیمت چھ روپے۔ صفحات ۲۸۸

اس کتاب میں یورپی زندگی کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے، مثلاً خاندانی زندگی، نوعمروں کی اقتصادی آزادی اور ان کے باہمی اختلاط کے مضر نتائج، زن و شو کے تعلقات، مغربی تہذیب میں عورت کا مقام، مذہب، عقد و مناکحت، تہذیب کے خلاف بغاوت، شہروں اور گاؤں میں تصادم، کارل مارکس کی تلقین میں صداقت، روس میں اشتراکیت کا تجربہ، جمہوریت سے گریز اور اس کا مستقبل، پیرس کی عورتیں، یورپ کے تمدن اور معاشرہ پر دوسری جنگِ عظیم کے اثرات۔

کتاب کے عنوانات بڑے وقیع ہیں لیکن ان میں سے کسی ایک پر بھی سیر حاصل بحث